بعض بزرگ شخصیات

ریشمی خطوط سازش کیس کے آئینے میں

ریشمی خطوط سازش کیس کے استغاثے کی متعدد دفعات میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن اور امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی کے جرم حریت نوازی اور اسلام دوستی (تحریک اتحاد اسلامی سے ان کی دوستی) کا ذکر آیا ہے اور پھر سازش کیس سے متعلق اشخاص کی ڈائرکٹری میں دونوں بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ یہاں استغاثے سے متعلقہ دفعات اور تذکرے کے خاص جملوں کو جو ۱۹۱۵ء تک کے حالات و افکار پر روشنی ڈالتے ہیں، مرتب کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس مضمون میں جن دوسرے بزرگوں کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں بھی ریشمی خطوط سازش کیس کی ڈائرکٹری سے سی آئی ڈی کی آراء اور ضروری معلومات کو مرتب کر دیا گیا ہے۔

(۱)

حضرت مولانا محمود حسن اور مولانا عبیداللہ سندھی

الف، ریشمی خطوط سازش کیس کا استغاثہ

۴۔ سازشیوں نے ابتدا ہی میں سمجھ لیا تھا کہ عوام میں انتہائی تعصب و تشدد پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان میں تبلیغ کے لیے مشنری تیار کیے جائیں۔ نیز یہ لوگ مولوی طبقے کے ہونے چاہییں۔ چناں چہ ہم نے دیکھا کہ سازش کے بانی مبانی مولوی عبیداللہ نے دیوبند میں مولویوں کے اہم مدرسے کو استعمال کیا تاکہ یہ کہا جاسکے کہ سازش کی شروعات دیوبند سے ہوئی ہے۔

عبیداللہ جو نومسلم سکھ تھا، اس کا مذہبی جنون انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اس نے خود بھی دیوبند میں تعلیم

پائی تھی۔

۶۔ مدرسہ میں مولانا عبید اللہ سندھی کا اثر تیزی سے پھیلنے لگا اور اس نے مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ میں بہت سے لوگوں میں اپنے باغیانہ خیالات بھر دیے۔

اس نے مولانا محمود حسن کو اس سے پہلے ہی مکمل طور پر اپنا ہم خیال بنا لیا تھا کہ مدرسے کے منتظمین مدرسے کو درپیش خطرات کا اندازہ کر سکیں اور عبید اللہ کو مدرسہ چھوڑنے پر مجبور کریں۔

مولانا (محمود حسن) کو ان کے تبحر علمی کی وجہ سے نیز علوم دینیہ کے عالم اور راہنما ہونے کے باعث جو شہرت حاصل تھی اس کی وجہ سے ان کو سازش کا علامتی سربراہ بنا دیا گیا تھا۔

۷۔ عبید اللہ کا منصوبہ تھا کہ مدرسے کو اپنے کام کا مرکز بنائے اور اتحاد اسلامی اور برطانیہ دشمنی کی اپنی تحریک کو ان سیکڑوں مولویوں سے کام لے کر پورے ہندوستان میں پھیلا دے۔ جو دیو بند کے مدرسے میں تعلیم پا کر مذہب اسلام کے پرچار اور تبلیغ کے لیے ہندوستان میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔

۸۔ ...... عبید اللہ نے انگریزی تعلیم پائے ہوئے لوگوں، مثلاً، انیس احمد بی اے، خواجہ عبد الحی، اور قاضی ضیاء الدین بی اے کو مدرسے میں داخل کیا ...... ان اشخاص کو جمعیت الانصار کے فنڈ سے وظائف دیے جاتے تھے۔ مولوی مرتضی حسن (   ) نے ہمیں بتایا کہ عبید اللہ نے جمعیت الانصار کے اندر ایک خفیہ جماعت بنائی تھی۔ یہ ایک قسم کا اندرونی حلقہ تھا۔ جس کے اغراض و مقاصد ظاہر نہیں کیے گئے تھے لیکن رسوا کن حد تک قابل اعتراض تھے۔ چناں چہ مدرسے کے سربراہ (شمس العلماء حافظ محمد احمد) نے موقع نکال کر مولوی عبید اللہ کو طلب کیا اور اس بارے میں سرزنش کی ....

۱۳۔ برطانوی حکومت سے (مولانا محمود حسن کی) اس آزردگی پر (جو جنگ اٹلی و ترکی اور بلقان کی جنگوں سے نیز کانپور کی مسجد کے واقعۂ انہدام سے پیدا ہوئی تھی) وہ تلخی مستزاد تھی، جو مولانا (محمود حسن) کے احساسات میں شمس العلماء حافظ محمد احمد مہتمم اور مولانا حبیب الرحمٰن نائب مہتمم مدرسہ کے رویے سے پیدا ہوئی تھی، یہ لوگ محسوس کرتے تھے کہ مولانا (محمود حسن) کی شخصیت کی عظمت کے باعث اور لوگوں میں مولانا محمود حسن کا جو احترام ہے، اس کی وجہ سے مدرسے میں ان لوگوں کا اثر کم ہوتا ہے یہ لوگ محسوس کرتے تھے کہ مولانا (محمود حسن ارباب اہتمام کے) سنجیدہ اور دوستانہ مشوروں سے محروم ہو گئے۔ اور مولانا عبید اللہ اور ابو الکلام آزاد وغیرہ کے مضر اثرات میں آ گئے۔

۱۴۔ مدرسہ کی نیک نامی کی بقا کے لیے مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا کہ عبیداللہ کو انیس احمد اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ مدرسے سے خارج کر دینا چاہیے۔ مولانا (محمود حسن) نے اس فیصلے کو پسند نہیں کیا۔ وہ پہلے بھی مہتمم کی اس بات سے ناراض تھے کہ اس نے مولوی محمد میاں کو کسی قصور کی بنا پر مولانا (محمود حسن) کے مشورے یا اطلاع کے بغیر دیوبند سے رخصت کر دیا۔ جو اُن (محمود حسن) کی شان کے خلاف تھا مولانا محمد میاں اس لیے دیوبند بلائے گئے تھے کہ بعض کاموں میں مولانا (محمود حسن) کی مدد کریں۔ لیکن پھر یہ نہایت سرگرم سازشی بن گئے تھے۔

۱۵۔ دیوبند سے عبیداللہ کے اخراج کے معنی یہ نہیں تھے کہ اس کا وہاں آنا جانا بند ہو گیا تھا کیوں کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مولانا (محمود حسن) کی نشست گاہ (بیٹھک) ستمبر ۱۹۱۵ء تک جب کہ مولانا ہندوستان سے حجاز روانہ ہوئے، سازشیوں کی جلسہ گاہ بنی رہی۔ عبیداللہ اور دوسرے لوگ مشوروں میں شریک ہونے کے لیے آتے تھے۔

ب، سازش کیس سے متعلقہ ڈائریکٹری:

۱۔ ریشمی خطوط سازش کیس کی متعلقہ ڈائرکٹری میں حضرت کا ذکر تفصیل سے آیا ہے اس کے چند جملے یہ ہیں:

"مولانا محمود حسن دیوبند کے صدر مدرس، پارسائی اور تقدس کے لیے مشہور، ان کے مرید جن میں سرکردہ مسلمان بھی ہیں۔ ہندوستان بھر میں ہیں۔ عبیداللہ کے اثر میں آنے سے ان کے خیالات تبدیل ہوئے۔ دیوبند میں ان کا مکان اتحادِ اسلامی کے سازشیوں کا گڑھ تھا۔ انھیں نے سیف الرحمٰن، فضل الٰہی، فضل محمود وغیرہ کو سرحد پار قبائلیوں کو جہاد پر بھڑکانے کے واسطے بھیجا تھا۔ ..... ہندوستان میں اتحادِ اسلامی کی سازش میں مولانا کی رہنمایانہ اور قائدانہ شخصیت بڑی سرکردہ رہی"

مولانا عبیداللہ سندھی کے بارے میں مذکورہ ڈائرکٹری میں ۱۹۱۵ء تک کی کارگزاری کے بارے میں یہ معلومات ہیں:

"عبیداللہ ..... پہلے سکھ تھا۔ اس کا اصل نام بوٹا سنگھ ہے۔ چیاں والی ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے اوائل عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا ابتدائی تعلیم سندھ

میں پائی پھر مدرسہ دیوبند میں داخل ہوا۔ تکمیل درس کے بعد اس نے بارہ برس سندھ میں گزارے۔ جہاں پیر جھنڈا اور نواب شاہ میں مدرسے قائم کیے ۱۹۱۱ء میں دیوبند واپس آگیا۔ جہاں جمعیت الانصار قائم کی۔ جنگ بلقان میں بڑے پیمانے پر ہلال احمر فنڈ کے لیے روپیہ جمع اور غیر ملکی مال کے بائی کاٹ کی تبلیغ کر کے اہمیت و شہرت حاصل کرلی۔ بعد میں وہ دلی میں مقیم ہوگیا۔ جہاں اس نے نظارۃ المعارف القرآنیہ قائم کیا۔ جس کا وہ اب بھی ناظم ہے۔ وہ مولانا ابوالکلام آزاد، قاضی ضیاء الدین، مولوی (ابو محمد) احمد چکوالی، حسرت موہانی، محمد علی آف کامریڈ، شوکت علی، مولوی عبدالرحمٰن عرف مولوی بشیر، مولوی غلام محمد (دین پور) مولوی عبدالقادر (دین پور) شیخ عبدالرحیم (حیدرآباد سندھ) وغیرہ وغیرہ کا شریک کار ہے ..... مولانا محمود حسن کا مرید ہے۔ اس نے مولانا (محمود حسن) پر اثر ڈالا اور بالآخر انھیں اتحاد اسلامی کا اتنا زبردست مبلغ بنادیا۔ وہ دیوبند کے خفیہ مشوروں میں شریک ہوتا تھا[1]۔

(۲)

مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مولانا فضل الرحمٰن عثمانی کے بیٹے اور مفتی عزیز الرحمٰن دارالعلوم اور مولانا شبیر احمد عثمانی مدرس دارالعلوم کے بڑے بھائی۔ ان کا ذکر ریشمی خطوط سازش کیس میں شمس العلماء حافظ محمد احمد کے ساتھ کئی بار آیا ہے حضرت شیخ الہند کی سیاسی تحریک کی مخالفت اور انگریز پرستی میں دونوں بزرگ ہم خیال تھے۔ سازش کیس کی ڈائرکٹری میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

---

[1] ریشمی رومال سازش کیس میں یہ ذکر بار بار آیا ہے کہ تحریک کی اصل شخصیت مولانا سندھی کی تھی اور انھوں نے مولانا محمود حسن کو متاثر کیا۔ حالاں کہ واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے حضرت مولانا محمود حسن نے مولانا سندھی میں قومی و ملی شعور پیدا کیا، سیاسی تربیت فرمائی، جمعیت الانصار کے قیام میں ان کی رہنمائی فرمائی، اس کا ناظم بنوایا پھر نظارۃ المعارف القرآنیہ (دہلی) کے قیام کے لیے تمام سروسامان فراہم کیا ملکی اور قومی مدبرین اور اہل سیاست سے ان کا تعارف کرادیا۔ پھر انھیں کابل بھیجا۔ اس لیے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ تحریک کی اصل شخصیت شیخ الہند مولانا محمود حسن کی تھی۔

"حبیب الرحمٰن نائب مہتمم مدرسہ دیوبند ..... مولانا عبیداللہ اور مولانا محمود حسن کی اسکیموں میں شامل نہیں ہوا۔ اس کو وفادار سمجھا جاسکتا ہے"۔

(۳)

شمس العلماء مولانا محمد احمد مہتمم دارالعلوم (دیوبند)

شمس العلماء حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی کے صاحبزادے اور دارالعلوم کے مہتمم، حضرت شیخ الہند کی سیاسی تحریک کے شدید مخالف تھے، "ریشمی خطوط سازش کیس" میں انگریزوں کے وفادار کی حیثیت سے متعدد باران کا ذکر آیا ہے۔ سازش کیس کی متعلقہ ڈائرکٹری میں "مدرسہ" کے ضمن میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

"مدرسہ (دیوبند) کے پرنسپل شمس العلماء مولوی حافظ محمد احمد ہیں، جو اس مدرسے کے مرحوم بانی (مولانا محمد قاسم) کے فرزند ہیں، وفادار اور شریف آدمی ہیں"۔

بعد کے صفحات میں "محمد احمد" کے ذیل میں ایک سطری تعارف ہے:

"شمس العلماء حافظ محمد احمد پسر محمد قاسم (نانوتوی) بانی مدرسہ دیوبند، یہ مدرسے کا مہتمم یا پرنسپل ہے اور وفادار ہے"۔

(۴)

مولانا شبیر احمد عثمانی مدرس دارالعلوم (دیوبند)

"مطلوب الرحمٰن کے بھائی ہیں اور دیوبند کے مدرسے میں مدرس ہیں۔ دوسرے بھائی حبیب الرحمٰن اور مفتی عزیز الرحمٰن مدرسے کے عملے میں شامل ہیں ..... وہ بڑے فاضل مولوی ہیں .... شروع میں مولانا عبیداللہ کے ساتھ دوستی رکھتے تھے لیکن بعد میں سخت دشمن ہوگئے۔ دیوبند سے ان کے اخراج کے خاص ذمہ دار وہی ہیں"۔